جماعت کی اہمیت

جلیل حسن

جماعت کی اہمیت

اسلام کے پورے نظام پر نگاہ ڈالنے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ یہ دین مسلمانوں کے ہر اجتماعی کام میں نظم چاہتا ہے اور اس نظم کی صحیح صورت یہ تجویز کرتا ہے کہ کام جماعت بن کر کیا جائے۔ جماعت میں سمع وطاعت ہو اور ایک شخص امیر ہو۔ نماز پڑھی جائے تو جماعت کے ساتھ پڑھی جائے اور اس کا ایک امام ہونا چاہیے۔ حج کیا جائے تو منظّم طریقے پر کیا جائے اور اس کا ایک امیرِ حج ہونا چاہیے حتیٰ کہ تین آدمی اگر سفر پر نکلیں تب بھی ان کو منظّم طریقے سے سفر کرنا چاہیے اور اپنے ایک ساتھی کو امیر بنا لینا چاہیے۔

۱۔ اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُوَمِّرُوْا عَلَیْھِمْ اَحَدَھُمْ. ابو داؤد

۲۔ لَا یَحِلُّ بِثَلَاثَةٍ یَکُوْنُوْا بِفُلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ اِلَّا اَمَّرُوْا عَلَیْھِمْ اَحَدَھُمْ (مسند احمد حضرت عبداللہ ابن عمرؓ)

حلال نہیں ہے یہ بات کہ تین آدمی کسی جنگل میں ہوں اور وہ اپنے اوپر اپنے میں سے ایک کو امیر نہ بنالیں

اس سے معلوم ہوا کہ صرف سفر ہی میں نہیں بلکہ ہر حالت میں مسلمانوں کو منظّم زندگی بسر کرنی چاہیے اور ان کا کوئی اجتماعی کام بھی جماعت اور امارت کے بغیر نہیں ہونا چاہیے۔

اسلامی شریعت کی یہی روح ہے۔ جس کو حضرت عمرؓ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

لَا اِسْلَامَ اِلَّا بِجَمَاعَةٍ وَّلَا جَمَاعَةَ اِلَّا بِاِمَارَةٍ وَّلَا اِمَارَةَ اِلَّا بِطَاعَةٍ (جامع بیان العلم بن عبدالبر)

یہی وجہ ہے کہ دین میں جماعت کو لازم قرار دیا گیا ہے اور اقامت دین اور دعوت دین کی جدوجہد کے لیے ترتیب یہ رکھی گئی ہے کہ

۱۔ پہلے ایک نظم جماعت ہو پھر

۲۔ خدا کی راہ میں سعی و جہد کی جائے

اور یہی وجہ ہے کی جماعت کے بغیر زندگی کو جاہلیت کی زندگی اور جماعت سے علیحدہ ہوکر رہنے کو اسلام سے علیحدگی کا ہم معنی قرار دیا گیا ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

اَنَا اٰمُرُکُمْ بِخَمْسٍ اَللّٰہُ اَمَرَنِیْ بِھِنَّ اَلْجَمَاعَةُ ، وَالسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ، وَالْھِجْرَةُ، وَالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، فَاِنَّہٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ اِلَّا اَنْ یُّرَاجِعَ . وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَی جَاھِلِیَّةٍ فَھُوَ مِنْ جُثَی جَھَنَّمَ . قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنْ صَامَ وَ صَلّٰی ؟ قَالَ وَاِنْ صَلّٰی وَصَامَ وَزَعَمَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌ (مسند احمد و حاکم)

میں تم کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جن کا حکم اللہ نے مجھے دیا ہے۔ (۱) جماعت، (۲) سمع، (۳) طاعت، (۴) ہجرت، (۵) اور خدا کی راہ میں جہاد۔ جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے اتار پھینکا، الّا یہ کہ وہ پھر جماعت کی طرف پلٹ آئے۔ اور جس نے جاہلیت (یعنی افتراق اور انتشار) کی دعوت دی وہی جہنمی ہے صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ، اگر چہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے؟ فرمایا! ہاں اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے۔"

اس حدیث سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں:

(۱) کارِ دین کی صحیح ترتیب یہ ہے کہ پہلے جماعت ہو، اور اس کی ایسی تنظیم ہو کہ سب لوگ کسی ایک کے بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں، پھر جیسا بھی موقع ہو اس کے لحاظ سے ہجرت اور جہاد کیا جائے۔

(۲) جماعت سے علیحدہ ہوکر رہنا گویا اسلام سے علیحدہ ہونا ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ انسان اس زندگی کی طرف واپس جارہا ہے جو اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں عربوں کی تھی کہ ان میں کوئی سننے والا نہ تھا۔

(۳) اسلام کے بیشتر تقاضے اور اس کے اصل مقاصد جماعت اور اجتماعی سعی ہی سے پورے ہوسکتے ہیں۔اسی لئے حضورﷺ نے جماعت سے الگ ہونے والے کو اس کی نماز اور روزے اور مسلمانی کے دعوے کے باوجود اسلام سے نکلنے والا قرار دیا۔اسی مضمون کی شرح ہے جو حضرت عمرؓ نے اپنے اس ارشاد میں فرمایا ہے کہ

لاَ اِسْلاَمَ اِلَّا بِجَمَاعَةٍ (جامع بیان العلم بن عبدالبر)

اسلام میں جماعتی زندگی کی اہمیت سے متعلق مزید احادیث:

(۱) **قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَافِی الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاکِبٌ بِلَّیْلٍ اَبَداً.** (مسند احمد عن عبداللہ بن عمر ۵۲۵۲)

رَسُولُ اللہﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اکیلا اور تنہا ہونے میں کیا کیا خرابیاں ہیں تو کوئی آدمی رات کو کبھی بھی سفر نہ کرتا۔

(۲) **اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْوَحْدَةِ اَنْ یَّبِیْتَ الرَّجُلُ وَحْدَه، اَوْ یُسَافِرُ وَحْدَه،.** (مسند احمد عن بن عمر ۵۶۵۰)

نبیﷺ نے گھر میں اکیلا رات بسر کرنے اور تنہا سفر کرنے سے روکا ہے۔

(۳) **قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَیْکُم بِالْجَمَاعَةِ وَاِیَّاکُم وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَیْنِ اَبْعَدُ ، مَنْ اَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْیَلْزَمِ الجَمَاعَةَ ، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُه، وَسَاءَ تْهُ سَیِّئَتُه،.فَذَالِکَ الْمُئوْمِنُ** (ترمذی عن عمر ابواب الفتن)

رَسُولُ اللہﷺ نے فرمایا تم جماعت سے چمٹے رہو۔تفرقہ سے بچو،تنہا آدمی پر شیطان حملہ آور ہوتا ہے اور دو آدمیوں سے بہت دور ہوتا ہے۔جو شخص (قیامت کے دن) جنت کے وسط میں رہنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ جماعت سے جدا نہ ہو۔جس کا دل اپنی نیکی سے خوش ہو اور اپنے گناہ سے غمزدہ ہو وہ مومن ہے۔

(۴) **اَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَدُ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ اِلَی النَّارِ .** (ترمذی عن ابن عمر ابواب الفتن)

رَسُولُ اللہﷺ نے فرمایا جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے (یعنی اللہ اس کی نگرانی کرتا ہے) جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوا وہ تنہا رہ کر دوزخ میں گیا۔

(۵) عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِیِّ **قَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَاَنَا اٰمُرُکُم بِخَمْسٍ اللّٰهُ اَمَرَنِی بِهِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ فَاِنَّه، مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِیْدَشِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ یُرَاجِعَ . وَمَنِ ادَّعٰی دَعْوَی جَاهِلِیَّةٍ فَاِنَّه، مِنْ جُثَی جَهَنَّمَ . فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ صَلّٰی وَصَامَ فَقَالَ اِنْ صَلّٰی وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَی اللّٰهِ الَّذِیْ سَمَّاکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ.** (جامع ترمذی من ابواب الامثال حدیث ۲۷۶۵ صفحه ۱۸۰)

نبیﷺ نے فرمایا:اور میں بھی تم لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالی نے مجھے حکم دیا ہے۔۱۔بات سننا۔۲۔اطاعت کرنا۔۳۔جہاد کرنا۔۴۔ہجرت کرنا۔۵۔جماعت کے ساتھ رہنا۔اس لئے کہ جو جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی الگ ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دی الا یہ کہ وہ دوبارہ جماعت کی طرف پلٹ آئے اور جس نے جاہلیت کی طرف بلایا وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ایک شخص نے عرض کیا۔اگرچہ اس نے نماز پڑھی اور روزے رکھے؟ فرمایا:ہاں اگرچہ اس نے نماز پڑھی اور روزے رکھے۔لہذا لوگوں کو اللہ کی طرف بلاؤ۔جس نے تمھیں مسلمین اور مومنین کا نام دیا۔